سہارن پور کا چراغ

مولانا ابن الحسن عباسی

فصیل دیوار و در کے باوجود ہندوستان کے تین علمی مراکز سے زندگی کا تعلق بہت گہرا ہے..... دارالعلوم دیوبند عقیدتوں کا مرکز اور محبتوں کی آماجگاہ..... مظاہر علوم جسے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں سے شناسائی ہوئی..... اور دارالعلوم ندوۃ العلماء جس کے ساتھ تعلق حضرت علی میاں رحمہ اللہ کے قلم سے بنا..... عالم یہ ہے کہ ان اداروں کی زیارت کا زندگی میں کبھی موقع ملے تو میری معلومات کے ذخیرے میں شاید کوئی اضافہ نہ ہو.....

آج 11 جولائی 2017 بمطابق 16 شوال 1438ھ سہارن پور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس جونپوری رحمۃ اللہ علیہ مسافران آخرت میں شامل ہو گئے.... حضرت کے درس حدیث سے خوشہ چینی کا میرا علمی تعلق دو عشروں پر محیط ہے، 12 ذی قعدہ 1413 ہجری کو جامعہ فاروقیہ کراچی کے شعبہ تصنیف میں میرا تقرر ہوا، شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب نور اللہ مرقدہ اپنے گھر کے مہمان خانے میں دارالتصنیف کی طرف میرے ساتھ ریگ میں پڑی کاپیاں منتقل کرنے لگے، معلوم ہوا کہ یہ حضرت مولانا محمد یونس صاحب مظاہری کی درس بخاری کی تقریر ہے جو کیسٹوں میں تھی اور حضرت شیخ نے اپنی نگرانی میں اسے کاپیوں میں منتقل کیا ہے، دوسری تقریر حضرت شیخ کی اپنی تھی وہ بھی فائلوں میں کیسٹوں سے منتقل کی گئی تھی.... حضرت مولانا محمد یونس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر بخاری جلد ثانی میں مختصر تھی، خاص خاص مقامات پر ان کی محدثانہ تشریح ہوتی لیکن یہ تشریح علمی نکات سے بھر پور ہوتی، حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس تقریر سے بھی استفادے کا حکم دیا۔

دوران مراجعت اندازہ ہوا کہ حضرت مولانا محمد یونس صاحب انتہائی کثیر المطالعہ محدث ہیں، بعض اوقات وہ عام مراجع سے ہٹ کر کوئی بات کہہ دیتے، وہ نہ ملتی تو میں کبھی کبھار اسے چھوڑ دیتا، لیکن بعد میں وہ قول کہیں

نہ کہیں مل جاتا، اس لئے پھر معمول یہ رہا کہ حضرت مولانا یونس رحمۃ اللہ علیہ کا قول اگر کہیں نہیں ملتا تو انہی کے حوالے سے نقل کر کے لکھ دیتا..... ماوجدت فی ما بین یدی من المصادر.....

وہ علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی "سیرۃ النبیؐ" کے مداح تھے، فرماتے تھے بعض تفردات کے باوجود واقعات سیرت کی جو منظر کشی اس میں کی گئی ہے وہ بے مثال ہے..... مولانا محمد یونس صاحب کے علمی مقام کا یہ عالم ہے کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے "الابواب والتراجم" میں کئی جگہ ان کا نام لے کر ان کی رائے نقل کی ہے..... یہ برصغیر کے جلیل القدر شیخ الحدیث کے اپنے شاگرد کے لیے خراج عقیدت ہے اور اس سے بہتر ہدیہ محبت کیا ہوسکتا ہے.....

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ ان کے نام 23 رجب 1387ھ کو اپنے خط میں لکھتے ہیں:

"ابھی تدریس دورہ کا پہلا سال ہے اور اس سیہ کار کو تدریس دورہ کا اکتالیسواں سال ہے اور تدریس حدیث کا سنتالیسواں سال ہے اللہ تعالی تمہاری عمر میں برکت دے اور مبارک مشغلوں میں تادیر رکھے جب سنتالیس پر پہنچ جاؤ گے تو انشاء اللہ مجھ سے آگے ہو گے (اس پرچے کو نہایت احتیاط سے کسی کتاب میں رکھیں اور چالیس سال بعد پڑھیں)"

حضرت شیخ کے اس خط میں آئندہ نصف صدی تک ان کی تدریسی خدمات کی طرف اشارہ تھا اور ایسا ہی رہا

حضرت مولانا محمد یونس سہارنپوری رحمہ اللہ 28 رجب 1355ھ 2 اکتوبر 1937 کو پیدا ہوئے، 1380 میں فارغ ہوئے، 1381 میں مظاہر علوم میں تدریس کا آغاز کیا اور 1388 سے لے کر وفات تک تقریبا نصف صدی شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے، وہ بجا طور ہمارے اس دور میں امیر المومنین فی الحدیث تھے، انہوں نے ساری زندگی مظاہر علوم کے ایک کمرے میں تجرد کی حالت میں گذاری اور علم و مطالعہ ہی کو اوڑھنا بچھونا بنایا، وہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد بھی تھے اور خلیفہ بھی، ابتدائی زمانہ تدریس میں حضرت شیخ کی صاحبزادی کے لئے پیغام نکاح بھیجا تو شیخ نے فرمایا "دو میں سے ایک کا انتخاب کرلو، بیٹی دے کر تمہیں داماد بنالیتا ہوں یا میری جگہ شیخ الحدیث کے منصب پر آجاؤ....." انہوں نے منصب درس کو ترجیح دی اور یوں حضرت کے بعد وہ تاحیات شیخ الحدیث رہے! ان کے جنازے میں خلق خدا کا جم غفیر تھا، آٹھ کلومیٹر پر پھیلا ہوا تقریبا 10 لاکھ کا مجمع تھا جو انہیں الوداع کہنے کے لئے جمع تھا..... اللہ ان کو غریق رحمت کرے اور امت مسلمہ کو ان کا بدل عنایت کرے کہ فلک برسوں پھرتا ہے، پھر اس طرح کی نابغہ روزگار شخصیات پیدا ہوتی ہیں۔